والفجر
ڈاکٹر آفاق فاخری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والفجر

(مجموعۂ نعت)

ڈاکٹر آفاق فاخری

کتاب کا نام	:	والفجر
مصنف	:	ڈاکٹر آفاق فاخری
ناشر	:	ڈاکٹر آفاق فاخری
پتہ	:	محلّہ قاضی پور، جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر
موبائل نمبر	:	09918617576
سن اشاعت	:	۲۰۱۵ء
تعداد	:	۴۰۰
کمپوزنگ	:	محمد ثاقب فرقان
طباعت	:	نعمانی پرنٹنگ پریس بارود خانہ، گولہ گنج، لکھنؤ
قیمت	:	-/۱۰۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ڈاکٹر آفاق فاخری، محلّہ قاضی پور، جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر

۳۔ دانش محل، امین آباد، لکھنؤ

۲۔ عارف علی بک سیلر، لطیف مارکیٹ خیر آباد، سیتا پور

۴۔ اقصیٰ پبلک لائبریری، چودھری محلّہ، کاکوری، لکھنؤ

انتساب

اپنی والدۂ مرحومہ

ع اے مادرِ عزیز کہ جانم فدائے تو

اپنی بیٹی اُم کلثوم سلمہا

اور اپنے داماد محمد عامر علیگ سلمہٗ

کے نام

خوشبوؤں کی طرح چاہیں گے زمانے والے

پہلے کردار کو پھولوں سا بنا لے کوئی

یہ کتاب

فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی

حکومت اتر پردیش، لکھنؤ

کے

مالی تعاون سے شائع ہوئی۔

نذر بصد خلوص

محترم المقام

حضرت سید الشاہ فخر الدین اشرفی صاحب قبلہ،
سجادہ نشین آستانہ عالیہ درگاہ رسول پور کچھوچھہ شریف

و

مشفق ومکرم

حضرت سید صوفی ضیاء الدین رحمانی نقشبندی، مجددی صاحب قبلہ (علیگ)
(مقیم حال جدّہ، سعودی عربیہ)

ع نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو

تعارف

نام : آفاق احمد

قلمی نام : ڈاکٹر آفاقؔ فاخری

ولدیت : جناب فاخرؔ جلال پوری

اہلیہ : عشرت جہاں روحی

اولادیں : محمد حسان احمد، اُم کلثوم، محمد عمران احمد، محمد سلمان احمد

پیدائش : یکم نومبر ۱۹۵۶ء

تعلیم : ایم۔اے (گولڈ مڈلسٹ) شبلی نیشنل کالج، اعظم گڑھ

پی، ایچ، ڈی (اردو) اودھ یونیورسٹی، فیض آباد

ملازمت : اردو لیکچرر، اشرفیہ کالج قصبہ مائل، ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی)

تصنیفات : ۱۔ فکرِ اقبال کے سرچشمے (تحقیق)

(انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ)

۲۔ سُتونِ نعت (تالیف) زیرِ اہتمام پاکستانی نعت کونسل کراچی

۳۔ نقد و نوا (تنقید) انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

۴۔ سخن آثار (شاعری) انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

۵۔ انفرادیت کی تلاش (تنقید)

۶۔ والفجر (نعت)

۷۔ تنقیدی اقدار (تنقید) زیرِ ترتیب

بیرونی ممالک کا سفر:۔ لندن (برطانیہ) متحدہ عرب امارات، سعودی عرب

سکونت : محلّہ قاضی پورہ، پوسٹ جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر، یوپی

رابطہ : 9918617576

فہرست

☆☆☆

آفاق نے جب نعت پیمبر کبھی لکھی
رحمت نے ہر اک لفظ کو خود چوم لیا ہے

ڈاکٹر آفاق فاخری

پیش لفظ

نعت عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی تمام لغات میں سید المرسلین، خاتم النبیین، رسول اکرم، نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ وعلیہ وسلم) کی تعریف وتوصیف درج ہیں یہ اس لفظ کی خوش بختی ہے کہ یہ صرف فخر رسل، دانائے سبل، اور مولائے کُل کے اوصاف بیان کرنے کے لئے ہمیشہ سے منسوب ومعنون ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا، نعت کی اصطلاح لغت عربی سے ماخوذ ہے لیکن وہاں کافی عرصے کے بعد یہ ایک صنف کی حیثیت سے اُبھری۔ شروع میں یہ حماسی قصائد کی ایک شاخ ہی تھی ابتدأ فضائل، مناقب، مدح اور نعت کا استعمال کسی تفریق کے بغیر ہوتا رہا۔ عربی میں کافی دنوں تک ''نعت'' کا استعمال کئی طریقوں سے جاری رہا لیکن آہستہ آہستہ منقبت کا اطلاق مدح اہلِ بیت اور مدح صحابہ کبارؓ بلکہ مدح اولیا تک کے لئے ہونے لگا اور ''نعت'' مدح رسول اکرمؐ سے مختص ہوگئی۔

نعت گوئی کی عربی روایت آغاز اسلام سے ہی شروع ہوگئی تھی اور اس کا سلسلہ تقریباً ڈیڑھ ہزار صدی سے جاری ہے۔ نعت پر گفتگو کرتے ہوئے سب سے پہلے ان آیات قرآنی کا تصور بہر حال آتا ہے جن میں محامد رسول مقبول کے ذکر کو خالقِ کائنات نے خاص محبوبیت بخشی ہے۔ نعت گو حضرات نے فرمودات ربانی کو مشعل ہدایت اور سر چشمۂ عقیدت بنا کر اپنایا ہے اور اپنے کلام میں اُن کے متبرک پیوند سے اپنی نعتوں

کے مرتبہ کو بلند کیا ہے۔ نعتیہ ادب کا مطالعہ کرتے وقت ان آیاتِ قرآنی کو ذہن میں رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ صاحبِ لولاک ،شبِ اسریٰ، رحمت اللعالمین، خُلقِ عظیم، یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر، طٰہٰ، یٰس ،خاتم النبیّین، سراجاً مُنیراً وغیرہ جیسے الفاظ وتراکیب ہر زبان کی نعتوں کا جزو لاینفک ہیں۔

یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ نعت سب سے پہلے عربی زبان میں لکھی گئی۔ عربی ادب میں اس کی ہیئت قصیدے کی تھی وہ نعتیں جو عہدِ نبوی میں لکھی گئیں، اس میں نبی اکرم کے حُسن ظاہر و باطن کے تمام اوصاف نعت گویوں کی نظر میں تھے اور اولین نعت نگار بھی آپ کی افضلیت، اجملیت اور اکملیت پر ایمان لاچکے تھے یہ روایت آگے بڑھتی رہی اور عربی شاعری سے فارسی شاعری میں منتقل ہوئی اور برگ و بار لائی۔ فارسی قصیدہ نگاروں نے بھی حسن عقیدت کے انمول نمونے پیش کئے اس زبان نے قصیدہ کے علاوہ غزل کی ہیئت بھی اپنائی اور سچ یہ ہے کہ نعتوں کے فروغ کے نئے امکانات سے آگاہ کیا۔ فارسی میں نعت نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے جو یا تو قصیدے کے آہنگ میں یا پھر قصیدہ اور نعتیہ غزلوں کی شکل میں مصروف مدح سرائی رہی ہے۔ اس طرح نعتیہ شاعری کے حوالے سے فارسی زبان میں شیخ سعدی، جامی، نظامی، حافظ، عرفی، شمس تبریزی، خاقانی، امیر خسرو اور قدسی وغیرہ نے جو گراں بہا ذخیرہ چھوڑا ہے اس کی وجہ سے نعت کو ایک مستقل صنف کی حیثیت سے تسلیم کئے جانے کا جواز پیدا ہوا ہے۔ بہمنی سلطنت کے زوال کے بعد قطب شاہی دَور کا آغاز ہوا اور اس دَور میں نعتیہ کلام کا کافی ذخیرہ ملتا ہے باقاعدہ اردو نعت گوئی کا آغاز اِسی دَور میں ہوا۔

میرے نزدیک نعت گوئی ایک سعادت اور عطیۂ خداوندی ہے تخلیقی عمل میں

نعت گوئی نہایت دشوار ہے۔اس میں عقیدت ومحبت کے ساتھ احترام واحتیاط شرط ہے۔

''**والفجر**''میری نعتوں کا پہلا مجموعہ ہے ۔اس میں شامل تمام نعتیں ملک و بیرون ملک کے رسائل وجرائد میں شائع ہو چکی ہیں ۔اس سے قبل میرے پی ،ایچ، ڈی کا تحقیقی مقالہ''**فکرِ اقبال کے سر چشمے**'' کے نام سے ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔۲۰۰۹ء میں میرے تنقیدی وتجزیاتی مضامین کا مجموعہ ''**نقد ونوا**'' کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آیا۔۲۰۱۱ء میں میری غزلیات پر مشتمل مجموعہ ''**سخن آثار**'' کے نام شائع ہوا۔۲۰۱۳ء میں میرے تنقیدی وتجزیاتی مضامین کا مجموعہ ''**انفرادیت کی تلاش**'' منظر عام پر آیا۔مذکورہ تصانیف پر ارباب علم ودانش نے اپنی گراں قدر آراسے نوازتے ہوئے جس پسندیدگی اور حوصلہ افزائی کا ثبوت دیا اس کے لئے ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں۔

''**والفجر**'' کے لئے ارباب علم ودانش اور تمام قارئین سے اپنے حوصلے کی پختگی اور قلم کی زندگی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

آفاق فاخری
محلّہ قاضی پورہ، پوسٹ جلال پور
ضلع امبیڈکر نگر، یو۔پی
رابطہ 9918617576

ڈاکٹر تابش مہدی
(دہلی)

حرفِ چند

ڈاکٹر آفاق فاخری ہندوستان کے مقبول و ممتاز شعراء میں شمار ہوتے ہیں خصوصاً ان شعرا میں اُن کی اپنی ایک شناخت ہے جو عوامی مشاعروں کی وساطت سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ ملک کے بڑے بڑے مشاعروں میں ان کو اہمیت کے ساتھ مدعو کیا جاتا ہے اور جہاں یا جس مشاعرے میں شریک ہوتے ہیں اپنی شائستہ، شگفتہ شاعری اور اپنے مخصوص و منفرد اندازِ پیش کش کی وجہ سے اپنی چھاپ چھوڑ کر آتے ہیں۔ دیر تک ان کے اشعار وہاں کے شائقین کی زبان پر رہتے ہیں یہ ان کی خوش بختی ہے کہ جس انہماک و توجہ کے ساتھ وہ غزل کے مشاعرے میں سنے جاتے اور پسند کئے جاتے ہیں اسی انہماک و توجہ کے ساتھ نعتیہ مشاعروں میں بھی سنے اور پسند کئے جاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''والفجر'' ڈاکٹر آفاق فاخری کی نعتوں کا مجموعہ ہے۔ کتاب کے نام سے شاعر کی فکری بلندی اور وسعتِ مطالعہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ''والفجر'' میں اس طرح کے اشعار دیکھ کر طبیعت وجد میں آجاتی ہے۔

آپ کی آمد آمد سے کونین میں
نور ہی نور کا سلسلہ ہو گیا

اُن کی بعثت سے آفاق سارا جہاں
کیا سے کیا، کیا سے کیا، کیا سے کیا ہو گیا

....

اک جھلک صبحِ مدینہ کی وہاں کافی ہے
زندگی کی ہو جہاں شام رسولِ عربیؐ

....

آفاقؔ نے جب نعتِ پیمبر کبھی لکھی
رحمت نے ہر اک لفظ کو خود چوم لیا ہے

....

سلام اُس ذات پر آفاقؔ جس کی
ثنا اللہ خود ہی کر رہا ہے

....

میں نے اختصار کا خیال رکھتے ہوئے آفاق فاخری کے نعتیہ شعری ذخیرے سے صرف پانچ اشعار نقل کیے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ان میں مقامِ رسالت سے کامل آگاہی بھی ہے اور سیرتِ رسولؐ سے مودبانہ باخبری بھی۔ ان سے رسول کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے شاعر کی عقیدت و وابستگی کا بھی پتہ چلتا ہے اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعور و ادراک کا بھی۔

جناب آفاق فاخری نے اقبالؔ کا بڑا گہرا مطالعہ کیا ہے اُن کے فکری سرچشموں کی تہہ تک پہنچنے کے لئے انھوں نے مختلف کتب خانوں تک رسائی حاصل کی ہے اور اپنے عمیق مطالعہ کی روشنی میں اقبال کی آفاقی فکر کو اُجاگر کیا ہے گرچہ آفاق کی نعتیہ شاعری پر سہل ممتنع کی چھاپ ہے اور بادی النظر میں ایک عام قاری کو ان کے شعروں میں کوئی زیادہ بلندی نہیں نظر آئے گی لیکن جب ہم گہری فکر و بصیرت سے کام لیں گے

اور اشعار کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تو بہت واضح طور پر معلوم ہو سکے گا کہ آفاق کے فکر وفن پر اقبالؔ کا بھرپور عکس ہے۔ انھوں نے اقبالؔ کے سلسلے کا جو مطالعہ کیا ہے وہ ان کے شعروں میں جگہ جگہ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

آفاقؔ فاخری سے میرے قدیم برادرانہ مراسم ہیں۔ میں نے بے شمار نعتیہ مشاعروں میں بھی انھیں سنا ہے اور بہاریہ مشاعروں میں بھی۔ اوپر جو شعر نقل کئے گئے ہیں وہ چند نعتوں کے ہیں جنھیں مشاعروں میں متعدد بار ان کی زبان سے اور ان کے مخصوص ترنم میں سُن چکا ہوں اور سامعین کے ساتھ میں بھی کافی دیر محظوظ ہوتا رہا ہوں۔ اس بات کے اظہار میں مجھے کوئی تامل نہیں کہ ان کی نعتوں کو سن کر جو کیفیت مجھ پر مشاعروں میں طاری ہوتی رہی ہے وہی بلکہ کچھ اس سے زیادہ آج انھیں کاغذ پر دیکھ کر محسوس ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک یہی ایک اچھی شاعری کی پہچان ہے جو شعر اپنے قاری اور سامع کو محظوظ و مسرور نہ کر سکے اور اس کے دل میں اپنے لئے کوئی جگہ نہ بنا سکے وہ اچھا یا موثر شعر نہیں ہوسکتا۔ کسی بھی شاعری میں تاثیر اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب شاعر نے اس کے لئے زبان و بیان اور عروض وفن کی سطح پر بھی مشق و ممارست کی ہو اور مضامین و معانی کی سطح پر بھی۔ بلاشبہ آفاقؔ فاخری کی شاعری میں مشق و ممارست ملتی ہے۔

میں اپنے صدیق و حبیب ڈاکٹر آفاقؔ فاخری کے نعتیہ انتخاب ''والفجر'' کی اشاعت پر تہہ دل سے اُنھیں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ ان کی اس کتاب سے نعتیہ شاعری کے ذخیرے میں ایک مبارک اور خوشگوار اضافہ ہوگا۔

☆☆☆

سعید رحمانی

کٹک (اڑیسہ)

ڈاکٹر آفاق فاخری کی نعتیہ شاعری

شعر و ادب کے عصری منظر نامے میں ڈاکٹر آفاق فاخری ایک کثیر الجہات قلمکار کی حیثیت سے معروف ہیں۔ مشاعروں میں بھی انھیں مقبولیت حاصل ہے۔ شعر و ادب اور نقد و تحقیق کی رزم گاہ میں انھوں نے اپنی فضیلتِ فن کا اس طرح جواز پیش کیا ہے کہ معتبر مشاہیر ادب نے ان کا اعتراف واشگاف لفظوں میں کیا ہے۔ وہ اساسی طور پر شاعر ہیں اور غزل ان کی محبوب صنف سخن ہے۔ یہ شاعری انھیں اپنے والد محترم حضرت فاخر جلال پوری سے ورثہ میں ملی ہے جس کو انھوں نہ صرف جلا بخشی ہے بلکہ بلندی تک پہونچایا بھی ہے۔ اس تناظر میں پروفیسر علی احمد فاطمی فرماتے ہیں۔

> ''آفاق کے یہاں وراثت، روایت اور ذاتی صلاحیت و ذہانت باہم شیر و شکر ہو گئے ہیں اور اس نے ایک سنجیدہ راہ دریافت کی ہے اس لئے آفاق کی شاعری سبک خرامی اور سست گامی کا شکار ہو ہی نہیں سکتی۔ ان کے یہاں حرکت و حرارت اور گرمی و نرمی، سوز و گداز، تصور و تخیل سب نے مل کر ایک ایسی وحدت اختیار کر لی ہے جہاں سے بامقصد ہی نہیں باعمل شاعری کا آغاز ہوتا ہے۔''

اب تک ان کی ۴ تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں ''فکرِ اقبال کے سرچشمے'' تحقیقی مقالہ ہے جسے پیش کر کے انھوں نے پی، ایچ، ڈی، کی ہے۔اس کتاب کو اتر پردیش اردو اکادمی سے ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔تنقید کے موضوع پر ان کی دوسری کتاب ''نقد و نوا'' بھی اتر پردیش اردو اکادمی کی انعام یافتہ ہے۔پھر خالص غزلیہ مجموعہ ''سخن آثار'' منصۂ شہود پر آیا اور اُس کے بعد ایک اور تنقیدی تصنیف ''انفرادیت کی تلاش'' شائع ہو کر اہلِ ادب سے خراج حاصل کر چکی ہے۔درمیان میں ''ستونِ نعت'' کے عنوان سے ان کی مولفہ تصنیف بھی پاکستانی نعت کونسل کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

یوں تو وہ غزل کے شاعر ہیں لیکن تقدیسی شاعری میں بھی انھوں نے اپنی بصیرت و بصارت کی بلند سطح قائم کی ہے۔غزل کی ہیئت میں ان کی حمدیہ ونعتیہ شاعری عشق الٰہی اور حُبِ رسولﷺ کی بلیغ اشاریہ ہے جس میں ان کے جذبات مطہرہ اور عقیدت و محبت کا برملا اظہار ہوا ہے۔اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ غزل میں جس طرح انھوں نے اپنے فکر و خیال کے چراغ روشن کئے ہیں ان کی لَو ان نعتوں میں بھی منعکس ہے۔یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ غزل کی ہیئت میں نعت کہنا یوں تو آسان لگتا ہے مگر حقیقت میں یہ راستہ بڑا دشوار گزار اور کٹھن ہے۔اظہار عقیدت میں جہاں ذرا بیشی کمی ہوئی سمجھ لیجئے کہ شاعر نے اپنے لئے جہنم خرید لیا۔بارگاہِ رسالت ادب کا وہ مقام ہے جہاں بے قاعدہ جنبشِ لب بے ادبی کے زُمرے میں شامل ہو جاتی ہے۔اس تناظر میں ہم آفاق فاخری کی تقدیسی شاعری پر نظر ڈالتے ہیں تو خوشی ہوتی ہے کہ انھوں نے نعت کی پُر خار وادی میں ہر قدم پر ہوش مندی سے کام لیا ہے اور الوہیت و رسالت کے نازک رشتوں کی پوری طرح پاسداری کی ہے۔

یہ بات میں اُن کے تازہ ترین نعتیہ مجموعہ ''والفجر'' کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ انشاءاللہ یہ مجموعہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہوگا جس کے مطالعہ کے بعد میری باتوں کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ مسودہ تو میرے پاس نہیں ہے البتہ چند اشعار دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے جن کے مطالعے سے ظاہر ہے کہ بارگاہ رسالت میں عقیدت ومحبت کے یہ ایسے نذرانے ہیں جس سے سرور دو عالمؐ کے تئیں شاعر کے والہانہ جذبات واحساسات مترشح ہیں۔ سرورِ دو جہاں کی آمد کا منظر دیکھیے کتنے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

ہر ذرہ مہِ کامل، ہر قطرہ سمندر ہے
سرکار کی آمد کے منظر کا وہ منظر ہے
والفجر کہ یوں آمدِ محبوبِ خدا ہے
بس صلِ علا صلِ علا صلِ علا ہے

آپؐ کی ذات اقدس اور سیرت پاک کی منظر کشی اس طرح کی گئی ہے۔

جو ذاتِ پاک محبوبِ خدا ہے
وہ ذاتِ مصطفیٰ صلِ علا ہے
مرے آقا کا کردار اور سیرت
سراپا معجزہ در معجزہ ہے
صحنِ مسجد ہو گھر ہو کہ بازار ہو
فقر و پیوند کی داستاں آپؐ ہیں
اللہ اللہ وہ میرے سرکار کا
زندگی کا ہر انداز باطل شکن

اور جب عشق رسول کا جذبہ سرشاری کیفیت اختیار کر لیتا ہے تو آفاق صاحب کے جذبات و محسوسات نوک قلم سے ڈھل کر صفحۂ قرطاس پر اس طرح گلفشانی کرنے لگتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ اس کا خدا ہو گیا
عشق احمدؐ میں جو مُبتلا ہو گیا

سنگِ درِ محبوبِ خدا میری نظر میں
اب تک مرے ایمان کا آئینہ بنا ہے

ایک مسلمان ہونے کے ناطے سرکار دو جہاںؐ سے جذبۂ عشق اور دلی نسبت کا ہونا فطری امر ہے۔ یہ عشق ایسا نہیں کہ صرف ذات اقدس تک محدود رہ جائے بلکہ حضورؐ کی ہر بات ہر ادا اور ان سے وابستہ تمام چیزیں نقد جاں پیش کرنے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسے میں مدینہ منورہ جو کہ حضورؐ کا مامن اور مسکن ہے اس کی کشش تو اور بھی نرالی ہوتی ہے اور اگر شاعر ہے تو مدینے کا نام سنتے ہی اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر نعت گو شاعر نے مدینے کو اپنی فکر کا محور بنایا ہے۔ سرشاؔر صدیقی کو جب دُور سے مدینے کی جھلک نظر آتی ہے تو وہ وجد کے عالم میں آجاتے ہیں اور دنیا و مافیہا تک کی خبر نہیں رہتی ۔

دُور سے اک جھلک نظر آئی
پھر تو دیکھا کیا مدینے کو

نسیم سحؔر کی نظر میں مدینہ ایک عالم گیر استعارہ ہے، ایک ایسا مکتبۂ فکر جو حیات ملّی کی اجتماعی فلاح کا درجہ رکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں ۔

فقط اک استعارہ ہے مدینہ
نبیؐ کے دم سے پیارا ہے مدینہ
یہ دُنیا استعارہ ہے سمندر
سمندر کا کنارا ہے مدینہ

اسی باعث ڈاکٹر آفاق فاخری کو مدینے کی شام وسحر، وہاں کے دیوار ودر، یہاں تک کہ خار اور ذرات تک انھیں اتنے پیارے لگتے ہیں کہ انھیں چوم لینے کی خواہش دل میں انگڑائی لینے لگتی ہے۔اسی ضمن میں یہ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

شہرِ طیبہ کے شام و سحر چوم لوں
ایک اک گھر کے دیوار و در چوم لوں
میرے قدموں میں آجائے خورشید بھی
ذرۂ خاکِ بطحا اگر چوم لوں
اُس دیارِ مقدس کے کانٹوں کو بھی
شاخِ گل، شاخِ گل جان کر چوم لوں

مختصر یہ کہ ''والفجر'' کے ورق ورق پر ڈاکٹر آفاق فاخری نے عشق رسولؐ کی سرشارانہ کیفیت کو پیش کرتے وقت اپنے والہانہ جذبات ومحسوسات سے جو گل بوٹے کھلائے ہیں ان کی مہک دیر تک اور دور تک ہر قاری کے مشام جاں کو معطر کرتی رہے گی۔میری دعا ہے کہ اللہ ان کے جذبات مطہرہ کو قبول فرمائے اور یہ مجموعہ ان کے لئے توشۂ آخرت ثابت ہو۔

☆☆☆

ظفر اقبال ظفؔر
فتح پور و یوپی

ڈاکٹر آفاق فاخری کی نعتیہ شاعری میں

عقیدت کے گہر

ڈاکٹر آفاق فاخری کا شمار اُن ممتاز قلم کاروں میں ہوتا ہے جو اپنے فکر آموز قلم کی جنبش سے تحقیق و تنقید سے لے کر شاعری تک بھر پور تخلیق کشید کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔ انھوں نے نظم و نثر دونوں اصناف میں اپنے جواہر پارے بکھیرے ہیں۔ ان کی کئی تصانیف شعری و نثری منظر عام پر آچکی ہیں۔ اب ان کا نعتیہ مجموعہ ''**والفجر**'' منصہ ٔشہود پر آرہا ہے۔

ڈاکٹر آفاق فاخری کا تعلق ایک علمی و ادبی گھرانے سے ہے ان کے والد محترم فاخر جلال پوری بھی ایک خوش فکر شاعر ہیں۔ اس لئے شاعری انھیں وراثت میں ملی ہے۔

تخلیق شاعری انسان کے بس کی بات نہیں بلکہ یہ خدائے رب العزت کا بخشا ہوا عطیہ ہے جو گنگ جذبوں کو قدرت گویائی اور روح کی تمازت سے معدوم لفظوں کو مسیحائی کی قوت عطا کرتے ہیں۔ آفاق فاخری بھی ایسے ہی تخلیق کار ہیں کہ جب ان

کے تخلیقی ذہن میں صلاحتیں پیدا ہونا شروع ہوئیں تو ان کے تخلیقی فن پارے منصہ شہود پر بکھرنے لگے۔ یہ سب ان کو محنت و لگن، ذوق و شوق اور مطالعے سے حاصل ہوا ہے۔ ان کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، وہ ادبی حلقے میں ادبی کارنامے سے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ ایک شگفتہ لب و لہجے کے شاعر ہیں جس طرح غزلوں میں انھوں نے نئی راہیں تلاش کی ہیں اسی طرح نعتیہ کلام میں بھی انھوں نے ندرت بیان اور اسلوب کی تازہ کاری پر خصوصی توجہ دی ہے۔

ان کے نعتیہ اشعار میں موضوعات کے ساتھ اظہار میں بھی اچھوتا پن ہے جس سے ان کے نعتیہ کلام میں ایک فرحت بخش طمانیت کا احساس ہوتا ہے اور سادہ کاری کے جوہر بھی نظر آتے ہیں۔ چند اشعار پیش ہیں۔

اُس دیارِ مقدس کے کانٹوں کو بھی
شاخِ گل شاخِ گل جان کر چوم لوں

....

اُن کی بعثت سے آفاق سارا جہاں
کیا سے کیا، کیا سے کیا، کیا سے کیا ہو گیا

....

وجہ تخلیق کون و مکاں آپؐ ہیں
یا نبیؐ رحمتِ دو جہاں آپؐ ہیں

....

ہر ذرہ مہ کامل، ہر قطرہ سمندر ہے
سرکار کی آمد کے منظر کا وہ منظر ہے

....

اردو صنف شاعری میں نعت کے اصطلاحی معنی حضور مقبول ﷺ کی توصیف و تعریف بیان کرنے کے ہیں۔ آپ کی سیرتِ طیبہ اور پاکیزہ اوصاف کا ذکر بہت سے شعراء نے مختلف پیرائے میں بیان کیا ہے۔

آفاق فاخری کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کریں تو ان کی فکر کے کافی پہلو نمایاں ہیں لیکن ان کو ایک مختصر سے مضمون میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ انھوں نے جس فکر مندی کے ساتھ اپنی عقیدت کے گہر کو پیش کئے ہیں، اس سے ان کا نبی ﷺ سے جذبۂ محبت و عقیدت ظاہر ہوتا ہے۔ چند اشعار پیش ہیں۔

نورِ صل علا، انجمن انجمن
بوئے زُلفِ نبیؐ ہے چمن در چمن

....

آپ کی آمد آمد سے کونین میں
نور ہی نور کا سلسلہ ہو گیا

....

شہرِ طیبہ کی شام و سحر چوم لوں
ایک اک گھر کے دیوار و در چوم لوں
میرے قدموں میں آ جائے خورشید بھی
ذرۂ خاکِ بطحا اگر چوم لوں

....

آفاق نے جب نعت پیمبر کبھی لکھی
رحمت نے ہر اک لفظ کو خود چوم لیا ہے

....

اُن کے یہ درج بالا اشعار کتنے سادہ وپُر کار ہیں جو اس بات کے غماز ہیں کہ شاعر جو کچھ کہہ رہا ہے دل سے کہہ رہا ہے اور عشق نبیؐ میں سرشار ہو کر کہہ رہا ہے جذبہٗ والہانہ کے ساتھ کہہ رہا ہے۔ اسی لئے ان میں نہ بوجھل فارسی ترکیبیں ہیں اور نہ مشکل الفاظ ہیں نہ مبہم استعارے ہیں۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ شاعر کے دل کی طرح صاف وشفاف اور ممدوح کی ذات پاک کی مطابقت سے پاکیزہ ومصفیٰ ہے۔

نعت، سیرت رسول مقبولؐ کا ایسا شعری بیان ہے جس میں حضور سرور کائناتؐ کے خصائل کا حُسن بھی ہے اور مسائل کا تذکرہ بھی۔ نعت گوئی ایک ایسی تابناک صنف ہے جو صبح ازل کی ضو اور شامِ ابد کی لو سے منور ہے۔ اس میں شاعر لفظ لفظ مبالغے سے بچتا ہے اور عقیدت، عقیدت کے سہارے چلتی ہے۔ نعت گوئی شاعر کو بصیرتوں سے اُجالتی اور قلبی طہارت سے نکھارتی ہے۔ اس لئے نعت گوئی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔

ڈاکٹر آفاق فاخری نے اپنے مجموعہ ''والفجر'' میں جو نعتیں شامل کی ہیں وہ ان کے فنی تقاضوں کو بہ طرز احسن پورا کرتی ہیں۔ انھوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں سلاست، روانی اور سادگی کا راستہ اختیار کیا ہے۔ چند اشعار دیکھیں ؎

سچ تو یہ ہے کہ اُس کا خدا ہو گیا
عشقِ احمد میں جو مبتلا ہو گیا

اللہ اللہ سنگِ درِ مصطفیٰ
میرے ایمان کا آئینہ ہو گیا

....

آئے جب نزع کا ہنگام رسول عربی
آپؐ کا لب پہ رہے نام رسول عربی

والفجر کہ یوں آمدِ محبوب خدا ہے
بس صلِ علی، صلِ علا، صلِ علا ہے

....

ہم گنہ گار تیرہ شبوں کے لئے
صبح کی گویا پہلی اذاں آپؐ ہیں

....

مرے آقا کا کردار اور سیرت
سراپا معجزہ در معجزہ ہے

....

سلام اُس ذات پر آفاقؔ جس کی
ثنا اللہ خود ہی کر رہا ہے

....

آفاق فاخری کے درج بالا اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے جو گہر پیش کیے ہیں۔ ساتھ ہی پاکیزہ خیالی اور تقدیس حرف پر بھی زور دیا ہے۔

غرض کہ ان کی نعتیہ شاعری میں موضوعات کے تنوع کے علاوہ اظہار کی صلابت، لہجے کی تازہ کاری، بے ساختگی اور ترنم کی نغمگی سے مالا مال ہے۔

میری دعا ہے کہ وحدہٗ لاشریک آفاق فاخری کے رنگ کلام کو اور نکھارے اور ان کے جذبۂ عقیدت کو اور تقویت عطا کرے۔

☆☆☆

حمد

ہے ذرہ ذرہ میں تیری صفات اللہ ہُو
یہ عرش و فرش یہ سب کائنات اللہ ہُو

تو ہی ازل سے ابد تک کا ہے علیم و خبیر
ترے ہی نام سے ہر ممکنات اللہ ہُو

ہے تیری بارشِ فضل و کرم کا اک چھینٹا
تمام دجلہ و نیل و فرات اللہ ہُو

ہے تو ہی قادرِ مطلق تو ہی سمیع و بصیر
عظیم تر ہے تری پاک ذات اللہ ہُو

ترے مظاہر قدرت کے سارے جلوے ہیں
یہ صبح و شام یہ دن اور رات اللہ ہوٗ

تو لا شریک ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں
فریب کاریٔ لات و منات اللہ ہوٗ

سوائے تیرے ہے سب کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانْ
یہ ایک سلسلۂ حادثات اللہ ہوٗ

یہ رنگ و نسل ، قدیم و جدید کی تفریق
ہیں سب کے سب عملِ واہیات اللہ ہوٗ

تری رضا کا ہی آفاقؔ صرف طالب ہے
تری بس اک نگہِ التفات اللہ ہوٗ

نعت

وجہ تخلیق کون و مکاں آپؐ ہیں
یا نبیؐ ، رحمتِ دو جہاں آپؐ ہیں

عرش کیا ، فرش کیا ، شرق کیا ، غرب کیا
ہر طرف ضوفشاں ، ضوفشاں آپؐ ہیں

دو جہاں میں پیامِ ھواللہ کے
رازداں آپؐ ہیں ترجماں آپؐ ہیں

ہم گنہگار تیرہ شبوں کے لئے
صبح کی گویا پہلی اذاں آپؐ ہیں

صبح مسجد ہو ، گھر ہو کہ بازار ہو
فقر و پیوند کی داستاں آپؐ ہیں

صاحبِ عرش ہو کر بڑی بات ہے
فرش والوں ہی کے درمیاں آپؐ ہیں

کم نہیں ہم کو اک اُمّتی کا شرف
ورنہ ہم ہیں کہاں اور کہاں آپؐ ہیں

مہرباں جس پہ آفاقؔ کوئی نہ ہو
اُس کے ہر حال پر مہرباں آپؐ ہیں

ہر ذرہ مہِ کامل ، ہر قطرہ سمندر ہے
سرکارؐ کی آمد کے منظر کا وہ منظر ہے

اونٹوں کی چراگاہیں ، شاداب نظر آئیں
کانٹا بھی ببولوں کا لگتا ہے گلِ تر ہے

اللہ رے اُمت پر احسان شہِ دیں کا
ہونٹوں پہ دُعائیں ہیں اور پیٹ پہ پتھر ہے

شاہی و گدائی کیا ، اور کمتر و برتر کیا
دربارِ رسالت میں ہر کوئی برابر ہے

جس در پہ جھکی آکر دُنیا کی شہنشاہی
اُس گھر میں چٹائی ہے اور ٹاٹ کا بستر ہے

وہ کون سی منزل تھی وہ کون سا عالم تھا
معراجِ نبیؐ عقل و ادراک سے باہر ہے

سلطانی و آقائی بھی جس سے لرزتی ہے
آقا کے غلاموں کا آفاقؔ وہ تیور ہے

سچ تو یہ ہے کہ اُس کا خدا ہو گیا
عشقِ احمدؐ میں جو مُبتلا ہو گیا

آپؐ کی آمد آمد سے کونین میں
نور ہی نور کا سلسلہ ہو گیا

اُس کی ٹھوکر میں ہے سطوتِ قیصری
جو غلامِ حبیبِ خدا ہو گیا

اللہ اللہ سنگِ درِ مصطفیٰ
میرے ایمان کا آئینا ہو گیا

اُس جگہ پر فرشتوں کی پلکیں بچھیں
جس جگہ ذکرِ خیرالوریٰ ہو گیا

عرش کی بھی جبیں جھک گئی ہے وہاں
جس جگہ آپؐ کا نقشِ پا ہو گیا

مرحبا ، میرے سرکار کی اُنگلیاں
جس طرف اُٹھ گئیں معجزہ ہو گیا

اُن کی بعثت سے آفاقؔ سارا جہاں
کیا سے کیا ، کیا سے کیا ، کیا سے کیا ہو گیا

آئے جب نزع کا ہنگام رسولِ عربی
آپؐ کا لب پہ رہے نام رسولِ عربی

کتنا خوش بخت ہے وہ، آپ کا دامن جس نے
اپنے ہاتھوں سے لیا تھام رسولِ عربی

اک جھلک صبحِ مدینہ کی وہاں کافی ہے
زندگی کی ہو جہاں شام رسولِ عربی

مرحبا ، آپؐ کا فیضانِ کرم سب کے لئے
خاص ہو یا ہو کوئی عام رسولِ عربی

آج ہے جیسے غریب الوطنی سے دو چار
اُسوۂ ملتِ اسلام رسولِ عربی

کاش اک آپ کے ادنیٰ سے غلاموں میں بھی
لے لیا جائے ، مرا نام رسولِ عربی

آج ، آفاق کو حلقے میں لئے ہے اپنے
تلخیٔ گردشِ ایام رسولِ عربی

نورِ صلِ علا انجمن انجمن
بوئے زُلفِ نبیؐ ہے چمن در چمن

اللہ اللہ وہ میرے سرکارؐ کی
زندگی کا ہر انداز باطل شکن

نور ہی نور ہر سمت بکھرا گئی
آفتابِ رسالت کی پہلی کرن

حشر کی دُھوپ اُس کے لئے کچھ نہیں
جس پہ رحمت نبیؐ کی ہو سایہ فگن

سب نے پایا بقدرِ طلب آپؐ سے
وہ کوئی شیخ ہو یا کوئی برہمن

حاصلِ زندگی ہے یہی آرزو
اُن پہ قربان ہو میرا تن میرا دھن

مدحِ سرکارؐ آفاقؔ ممکن کہاں
کیا مری فکر اور کیا مرا علم و فن

وہ شامِ حرم ، صبحِ مدینہ کی فضا ہو
اور لب پہ مرے صلِ علا صلِ علا ہو

اے کاش نہ کچھ خواہشِ دل اس کے سوا ہو
ہاتھوں میں مرے دامنِ محبوبِ خدا ہو

اللہ رے حق آپؐ کی توصیف و ثنا کا
ہم ایسے گنہ گاروں سے کس طرح ادا ہو

یکساں ہیں سبھی رحمتِ عالم کی نظر میں
وہ کوئی شہنشاہ ہو یا کوئی گدا ہو

اے کاتبِ تقدیر غلامانِ نبیؐ میں
اے کاش کہ میرا بھی کہیں نام لکھا ہو

حاصل ہو مجھے کلمۂ طیّب کی سعادت
یہ میری تمنّا ہے کہ جب وقتِ قضا ہو

قدموں میں جھکے سطوتِ شاہی بھی اُسی کے
وہ جو درِ سرکار دوعالم کا گدا ہو

اللہ کے محبوب ہیں اللہ ہی جانے
''نعت شہِ کونین کا حق کیسے ادا ہو''

ہر مشکلیں سرکارؐ کے صدقے میں ہوں آساں
اللہ سے آفاقؔ یہی اپنی دعا ہے

یہ خدا جانے وہ اور کیا کیا لگے
نور ہی نور جس کا سراپا لگے

اُن کی بعثت کا صدقہ ہے کہ دہر میں
عرش سے فرش تک اک اُجالا لگے

مرحبا ، نورِ احمدؐ کا یہ فیض ہے
مرتبہ ابنِ آدم کا اُونچا لگے

دیکھنے والوں سے ہم نے اکثر سنا
خلد کا ایک ٹکڑا مدینا لگے

اللہ اللہ رے عظمتِ مصطفیٰؐ
عرش بھی جن کا نقشِ کفِ پا لگے

اُن کی شانِ کرم کا یہ معیار ہے
غیر بھی اُن کی نظروں میں اپنا لگے

اُسوۂ مصطفیٰ کا جو تابع نہ ہو
زندگی اُس کی آفاقؔ دھوکا لگے

والفجر کہ یوں آمدِ محبوبِ خدا ہے
بس صلِ علا ، صلِ علا ، صلِ علا ہے

اک سلسلۂ نور سرِ عرش عُلا ہے
سرکارِ دوعالمؐ کا وہ نقشِ کفِ پا ہے

اُس شخص کی ٹھوکر میں ہے کونین کی شاہی
جو اُن کے غلاموں سے بھی وابستہ ہوا ہے

سنگِ درِ محبوبِؐ خدا میری نظر میں
اب تک مرے ایمان کا آئینا بنا ہے

اللہ رے دربارِ رسالت کی بلندی
یعنی پئے تعظیم جہاں عرش جھکا ہے

آفاق نے جب نعت پیمبر کبھی لکھی
رحمت نے ہر اک لفظ کو خود چوم لیا ہے

شہرِ طیبہ کی شام و سحر چوم لوں
ایک اک گھر کے دیوار و در چوم لوں

میرے قدموں میں آجائے خورشید بھی
ذرۂ خاکِ بطحا اگر چوم لوں

کاش اک بار میں ، کاش اک بار میں
یا نبیؐ آپ کا سنگ در چوم لوں

اُس دیارِ مقدس کے کانٹوں کو بھی
شاخِ گل ، شاخِ گل جان کر چوم لوں

جن کو دیدارِ طیبہ میسّر ہوا
جی میں آتا ہے اُن کی نظر چوم لوں

قافلے حاجیوں کے چلیں جس طرف
اپنی پلکوں سے وہ رہ گذر چوم لوں

ربِّ سلِّم علا پڑھ کے آفاؔق میں
صفحۂ نعت خیر البشرؐ چوم لوں

اک مدینہ سینے میں وہ بسائے رکھتے ہیں
یادِ مصطفیٰ سے جو دل سجائے رکھتے ہیں

خوش نصیب ہیں کتنے آستانِ سرورؐ سے
اک تعلق خاطر جو بنائے رکھتے ہیں

یہ دیارِ طیبہ کی ، سرزمیں ہے یاں لوگو
با ادب فرشتے بھی سر جھکائے رکھتے ہیں

نورِ عشق نبویؐ سے قلب با وضو کر کے
اپنی بزم ایماں ہم جگمگائے رکھتے ہیں

دید گنبد خضرا کے لئے تصور میں
اک دیا اُمیدوں کا ہم جلائے رکھتے ہیں

رحمت دو عالمؐ کی اک نگاہ کا آفاقؔ
آسرا بہت دن سے ہم لگائے رکھتے ہیں

دربارِ رسالت کی عجب جلوہ گری ہے
اک جلوۂ پُر نور کی چادر سی تنی ہے

وہ ذات گرامی ہے شہنشاہ اُمم کی
جن کے لئے کونین کی تخلیق ہوئی ہے

پلکیں بھی جھکاؤ تو سلیقے سے جھکاؤ
دربارِ نبیؐ ہے ارے دربارِ نبیؐ ہے

رضواں کو ہوں جنت کے در و بام مبارک
میرے لئے سب کچھ یہ مدینے کی گلی ہے

اللہ رے وہ نقشِ کفِ پائے محمدؐ
جس پر کہ جبیں عرش کی سو بار جھکی ہے

ہر چند گنہگار و سیہ کار ہوں لیکن
سرکارِ مدینہؐ سے مری آس لگی ہے

کوتاہیِ داماں ہے مری ، ورنہ اے آفاقؔ
کس چیز کی دربارِ رسالت میں کمی ہے

مال و زر اور نہ جاہ و حشم چاہیے
یا نبیؐ اک نگاہِ کرم چاہیے

جب بھی آ جائے ذکرِ حبیبِ خدا
لب پہ صلِ علا ، آنکھ نم چاہیے

فاصلہ اپنے سَر ، اُن کے در کا مجھے
کم سے کم ، کم سے کم ، کم سے کم چاہیے

ہم کو ہر عہد میں اپنے پیشِ نظر
اُسوۂ تاجدارِ حرم چاہیے

ہم کو ایمان کی منزلوں کے لئے
آپؐ کا صرف نقشِ قدم چاہیے

اک جھلک سبز گنبد کی آفاقؔ کو
چاہیے ، بس خدا کی قسم چاہیے

وہی زمانے میں عالی مقام ہوتا ہے
زباں پہ جس کی درود و سلام ہوتا ہے

شرف یہ کس کو ملا ہے مرے نبیؐ کے سوا
کہ عرش پر بھی خدا ہم کلام ہوتا ہے

غبارِ رہ گذرِ مصطفیٰ کے صدقے میں
فروغِ جلوۂ ماہِ تمام ہوتا ہے

وہاں برستی ہے رحمت جہاں پہ ذکرِ نبیؐ
بصد خلوص و بصد احترام ہوتا ہے

وہ خوش نصیب بڑا خوش نصیب ہے کہ جو
فدائے سیرتِ خیر الانام ہوتا ہے

سبھی پہ رحمت عالمؐ کا فیض ہے یکساں
نہ خاص ہوتا ہے کوئی نہ عام ہوتا ہے

ہے بادشاہی بھی آفاقؔ اُس کے قدموں میں
جو بارگاہِ نبیؐ کا غلام ہوتا ہے

زندگی سدھر جائے ، عاقبت سنور جائے
عشق شاہِ بطحا میں جس کا دن گذر جائے

عرش کی بلندی بھی اُس پہ رشک کرتی ہے
اُن کے در پہ جھکنے کو لے کے جو بھی سر جائے

اُس کا یہ عمل ساری زندگی کا حاصل ہے
جو شہِ دو عالمؐ کا نام لے کے مر جائے

نورِ حق کا یہ حق تھا کائنات کا دامن
ایک صبح مکہ کی روشنی بکھر جائے

اُس کی ٹھوکروں میں ہے سطوتِ شہنشاہی
آپؐ کی غلامی میں جو بھی نام کر جائے

جو بھی ہوں میں جیسا ہوں آپ کا ہوں اے آقا
آپ کے سوا آفاؔق پھر کہاں ، کدھر جائے

زندگی اُس کی چیزے دگر ہو گئی
جس پہ سرکارؐ کی اک نظر ہو گئی

مرحبا، اُس کی قسمت کہ حاصل جسے
دولتِ عشقِ خیر البشرؐ ہو گئی

صبح صادق کے اک نور کا فیض ہے
سارے ظلمت کدے میں سحر ہو گئی

اس جبیں کی بلندی کا کیا پوچھنا
آپؐ کے در پہ جو معتبر ہو گئی

ذکرِ صلِ علا سے جو غافل ہوا
اُس کی ساری عبادت صفرؔ ہو گئی

اللہ اللہ ہر سنگ دل کے لئے
آپؐ کی ذات آئینہ گر ہو گئی

زندگی اُس کی آفاقؔ ہے زندگی
عشق احمدؐ میں جس کی بسر ہو گئی

یادِ مصطفیٰ سے ہم بزمِ دل سجاتے ہیں
اس طرح الگ سب سے اک جہاں بناتے ہیں

ذکرِ مصطفیٰ کی جب محفلیں سجاتے ہیں
رحمتوں کی بارش میں گویا ہم نہاتے ہیں

جب درود پڑھتا ہے کوئی میرے آقاؐ پر
لفظ لفظ خوشبو کے دائرے بناتے ہیں

ہے اُنھیں کے قدموں میں دو جہاں کی دولت بھی
جو کہ عشقِ احمدؐ میں زندگی بتاتے ہیں

بارگاہِ نبوی کی عظمتوں کا یہ عالم
جبرئیلؑ بھی آکر اپنا پَر بچھاتے ہیں

جھوم جھوم جاتی ہیں خلد کی بہاریں بھی
نعت پاک کے جب ہم شعر گنگناتے ہیں

خوش نصیب ہیں وہ لوگ عشق مصطفیٰ میں جو
کھوئے کھوئے رہ کر بھی عاقبت بناتے ہیں

جس جگہ بھی سجتی ہے بزم نعت آقاؐ کی
اُس جگہ پہ اے آفاقؔ جبرئیلؑ آتے ہیں

جشن خیرالوریٰ کی رات ہے آج
وجد میں ساری کائنات ہے آج

اللہ اللہ ذکرِ شاہِ رُسلؐ
حاصل دولت حیات ہے آج

رحمت کردگار کی ہم پر
جیسے اک خاص التفات ہے آج

ہر زباں پر ہے ذکرِ صلِ علا
اور ہر گھر میں اُن کی بات ہے آج

ساری انسانیت کی راہ نما
آپ کی سیرت و صفات ہے آج

بزم میلاد پاک ، اے آفاقؔ
جیسے بزمِ تجلّیات ہے آج

جو ذات پاک محبوب خدا ہے
وہ ذات مصطفیٰ صلِ علا ہے

مرے آقا کا کردار اور سیرت
سراپا معجزہ در معجزہ ہے

وہ سنگِ روضۂ فخر رسولاں
مرے ایمان کا اک آئینہ ہے

نبیؐ کا اُسوۂ حسنہ جہاں میں
ہمارے واسطے اک رہنما ہے

سلیقے سے جھکاؤ اپنی پلکیں
یہ دربارِ امام الانبیا ہے

گدائے کوچۂ طیبہ کا رُتبہ
شہنشاہوں سے بھی بڑھ کر رہا ہے

نزولِ رحمت رب ہے وہاں پر
جہاں ذکرِ محمد مصطفیٰ ہے

وہ شانِ رحمت اللعالمینی
کرم کا مستقل اک سلسلہ ہے

یہ شرق و غرب اور سب بحر و بر میں
ضیائے پرتو نور الہدیٰ ہے

بہ فیض مصطفیٰ نورٌ علیٰ نور
ازل سے آج تک اک سلسلہ ہے

سلام اُس ذات پاک محترم پر
جو پتھر کھا کے بھی محو دعا ہے

سلام اس ذات پر آفاق جس کی
ثنا ، اللہ خود ہی کر رہا ہے

اللہ اللہ رے مرتبہ آپؐ کا
سب سے افضل ہے بعد خدا آپؐ کا

سارے عالم پہ سایہ فگن حشر تک
رحمتوں کا ہے اک سلسلہ آپؐ کا

یہ ہے اک معجزہ دستِ بوجہل میں
سنگ ریزوں نے کلمہ پڑھا آپؐ کا

ساری اُمت پہ اک فضل و احسان ہے
روز و شب رہنا محو دعا آپؐ کا

دل میں ہر لحظہ خوفِ خدا بھی رہے
لب پہ ہو نام ، صلِّ علا آپؐ کا

اُس جگہ پر فرشتوں کی پلکیں بچھیں
جس جگہ پر ہوا تذکرہ آپؐ کا

نام ہے وجہ تسکینِ قلب و جگر
مرحبا ، مرحبا ، مرحبا ، آپؐ کا

چاہے اُسوہ ہو ، سیرت ہو ، کردار ہو
یا نبیؐ سب کا سب معجزہ آپؐ کا

ہم کو آفاقؔ بس اور بس چاہئے
اے رسولِ خدا ، آسرا آپؐ کا

مہر و مہ و انجم کی یہ محفل جو سجی ہے
یہ نقش کف پائے رسولِ عربی ہے

تاریخ میں تابندہ بہ عنوانِ جلی ہے
کردار محمدؐ کی عجب جلوہ گری ہے

جو ذات دو عالم کے لئے رحمت کل ہے
وہ ذات نبیؐ ، ہاشمی ، مکی ، مدنی ہے

اللہ رے دربارِ رسالت کے وہ آداب
آہستہ نہ لو سانس تو وہ بے ادبی ہے

ہے راہ نما اُسوۂ سرکارِ دو عالمؐ
ہم سب کے لئے کل تھا جو بس آج وہی ہے

بعد از خدا بزرگ اگر کوئی ذات ہے
وہ ذات پاک بس مرے سرکارؐ ہی کی ہے

اللہ رے یہ وسعت کونین کے جلوے
آفاقؔ یہ سب صدقۂ نورِ نبویؐ ہے

رونق بزمِ انبیا صلِ علیٰ محمدٍ
یعنی ہمارے مصطفیٰ صلِ علیٰ محمدٍ

صد مرحبا بعد از خدا صلِ علیٰ محمدٍ
ظلمتِ دہر کی ضیا صلِ علیٰ محمدٍ

کیا عرش و فرش و بحر و بر کیا چیز یہ شمش و قمر
تخلیق کل کے مدعا ، صلِ علیٰ محمدٍ

ہم پر بھی ہو چشم کرم ، شرمندۂ عصیاں ہیں ہم
اے شافعِ روزِ جزا ، صلِ علیٰ محمدٍ

اے شہرِ طیبہ کے مکیں ، شاہنشہِ دنیا و دیں
میں اک گدائے بے نوا ، صلِّ علیٰ محمدٍ

ہنگامِ نزع آئے جب آفاق کی ہے یہ طلب
لب پہ ہو نامِ مصطفیٰ ، صلِّ علیٰ محمدٍ

اک نظر تاجدارِ حرم کیجئے
ہم گنہگار ہیں کچھ کرم کیجئے

سر کے ساتھ اپنے قلب و نظر کی جبیں
بارگاہِ رسالت میں خم کیجئے

عشق احمدؐ نہیں ہے تو کیا فائدہ
کچھ بھی اے ناصحِ محترم کیجئے

شوقِ دیدار طیبہ ہو تو آنکھ کو
پہلے اشک ندامت سے نم کیجئے

دل میں حبِ نبیؐ شرطِ ایمان ہے
دل سے حبِ نبی کو نہ کم کیجیے

﴿ق﴾

بے اثر ہر دُعا ہو کے رہ جائے گی
چاہے جتنی خدا کی قسم کیجیے

لب پہ آفاقؔ ہو وردِ صلِّ علیٰ
جب کبھی ذکرِ شاہِ اُمم کیجیے

راز اس نورِ مجسّم کا ہویدا ہو گیا
آفتاب اسلام کا چمکا سویرا ہو گیا

مرتبہ اس کا فرشتوں سے بھی اونچا ہو گیا
جو کہ اک ادنیٰ غلامِ شاہِ بطحا ہو گیا

کفر کی تاریکیوں میں تھا نہاں سارا جہاں
''آمنہ کا چاند چمکا اور اُجالا ہو گیا''

کیا کہوں میں تم سے اے دل، عظمت پائے رسول
ذرہ ذرہ نقش پا کا رشک سینا ہو گیا

رونق عرش بریں پھر زینت فرشِ زمیں
یہ مقام عبدیت لمحے میں کیا کیا ہو گیا

فخر ہے آفاق ہم ہیں اُمت فخر جہاں
جن سے بخشش کا ہماری رب سے وعدہ ہوگیا

باعث کن فکاں ہیں ہمارے نبیؐ
رحمت دو جہاں ہیں ہمارے نبیؐ

روز محشر ہر اک اُمّتی کے لئے
شافع عاصیاں ہیں ہمارے نبیؐ

بحر و بر ، خشک و تر ، آسمان و زمیں
ہر طرف ضوفشاں ہیں ہمارے نبیؐ

وہ ہیں مطلوب رب ، وہ ہیں محبوب رب
حق کے ہی ترجماں ہیں ہمارے نبیؐ

ہو شہنشاہ یا کہ گدا ہو کوئی
سب پہ ہی مہرباں ہیں ہمارے نبیؐ

مظہرِ اوّلیں ، شاہِ دنیا و دیں
خاتم المرسلاں ہیں ہمارے نبیؐ

اللہ اللہ رے عظمت مصطفیٰؐ
رونق لا مکاں ہیں ہمارے نبیؐ

سنگ ریزے بھی کلمہ پڑھیں آپؐ کا
ایسے معجز بیاں ہیں ہمارے نبیؐ

اُن کی توصیف آفاقؔ ممکن نہیں
ہم کہاں اور کہاں ہیں ہمارے نبیؐ

فکر ہوتی ہے نہ دُنیا کی ، نہ غم ہوتا ہے
وہ جہاں ، ذکرِ شہنشاہ اُمم ہوتا ہے

جس پہ ہو سایۂ دامانِ رسولِ عربی
حشر کی دھوپ کا اس کو کہاں غم ہوتا ہے

جیسے ہم ہوتے ہیں اُس وقت حضورِ حق میں
جب تصور میں کبھی ارضِ حرم ہوتا ہے

بار عصیاں کا اک احساس ندامت مجھ کو
روز و شب ہوتا ہے با دیدۂ نم ہوتا ہے

کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ کہ جن کے دل میں
جذبۂ عشق شہنشاہِ اُمم ہوتا ہے

کھوئے سے رہتے ہیں جو یادِ نبیؐ میں آفاقؔ
اُن کو دُنیا کا کہاں رنج و الم ہوتا ہے

زمیں آسماں جگمگائے ہوئے ہیں
حضورؐ ، آپ تشریف لائے ہوئے ہیں

وہ اک جسم بے سایہ ایسا ہے جن سے
دو عالم پہ رحمت کے سائے ہوئے ہیں

جہاں ذکرِ سرکارؐ ہے واں ادب سے
فرشتے بھی پلکیں بچھائے ہوئے ہیں

دُعا دُشمنوں کے لئے بھی ہے لب پر
اگرچہ بدن زخم کھائے ہوئے ہیں

خوشا نام احمدؐ سے ہر اک نفس ہم
دل و جاں کی محفل سجائے ہوئے ہیں

وہ شمس الضحیٰ ہیں ، وہ بدر الدجیٰ ہیں
وہ رحمت لقب بن کے آئے ہوئے ہیں

یہ عالم ہے کہ دُشمنوں کے لئے بھی
دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں

وہ نورِ مجسم کی ذات اللہ اللہ
زماں و مکاں جگمگائے ہوئے ہیں

وہ ہیں شافع روز محشر اُنھیں سے
ہم آفاقؔ بس لَو لگائے ہوئے ہیں

اک نور کا عالم ہے سرکارؐ کے قدموں میں
صد جلوۂ پیہم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

وہ جن و ملک ہوں یا وہ شاہ و گدا سب کا
تعظیم کو سر خم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

معراج کی شب لائے فرمان خداوندی
جبریل کا سر خم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

جاں باز صحابہؓ کی محدود جماعت ہے
اور فتح کا پرچم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

اُس فقر و توکّل کا اللہ رے یہ عالم
شاہوں کا بھی سر خم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

محشر میں شفاعت کی آفاقؔ طلب میری
بادیدۂ پُر نم ہے سرکارؐ کے قدموں میں

زہے قسمت ملا ہے ایسا سرمایہ محمدؐ کا
ہمارے واسطے سب کچھ ہے بس اُسوہ محمدؐ کا

ملائک کی زباں پر ہے یہی چرچا محمدؐ کا
''مکاں سے لامکاں تک دیکھئے جلوہ محمدؐ کا''

یہ عرش و فرش یہ لوح و قلم یہ بحر و بر یعنی
حقیقت میں یہاں جو کچھ بھی ہے صدقہ محمدؐ کا

سمجھ لو مل گئی ہو دولت دنیا و دیں جیسے
تصور میں ہو گر عکسِ رُخِ زیبا محمدؐ کا

محمدؐ کیا ہیں اور ان کا مقام و مرتبہ کیا ہے
خدا ہی جاننے والا ہے بس رُتبہ محمدؐ کا

نگاہوں کی یتیمی اور ادا کی پارسائی کا
کہ اس عنواں سے بھی ہوتا رہا چرچا محمدؐ کا

کہاں آفاقؔ ممکن ہے ثنائے مصطفیٰ ہم سے
نہ ثانی ہے محمدؐ کا نہ ہے سایہ محمدؐ کا

آپؐ کی ذات مقدس حامل قرآن ہے
آپؐ پر ساری خدائی ہر طرح قربان ہے

فرش سے تا عرش یہ جو نور کا سامان ہے
نقش پائے سرورِ کونینؐ کا فیضان ہے

ظلمت باطل کبھی مجھ کو ڈرا سکتی نہیں
میری آنکھوں میں جمال جلوۂ ذیشان ہے

حضرتِ بوبکرؓ کے کردار کا کیا پوچھنا
ہر نفس لفظ ''صداقت'' آپ پر قربان ہے

ہے نبوت ختم ورنہ اہل تھے حضرت عمرؓ
اس حدیث پاک سے ظاہر عمرؓ کی شان ہے

ہے ہر اک مومن کے دل میں روشنی قرآن کی
کس قدر روشن کمالِ حضرتِ عثمانؓ ہے

سر کبھی باطل کا حق کے سامنے اُٹھتا نہیں
یہ علیؓ شیرِ خدا کے عزم کا فیضان ہے

صدق گوئی ، عدل اور زندہ دلی، عزم صمیم
عہد اصحابِ رسول اللہ کی پہچان ہے

کاش اے آفاقؔ مل جائے درِ اقدس کی خاک
میں اُسے آنکھوں سے بوسہ دوں یہی ارمان ہے

بیاں کیا ہو وصف مقامِ محمدؐ
ہے بعد از خدا صرف نامِ محمدؐ

ارے اللہ اللہ مقامِ محمدؐ
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

ٹھکانہ نہیں اُس کا دونوں جہاں میں
نہ جس دل میں ہو احترامِ محمدؐ

زمانے کی شاہی جھکے اُن کے در پر
یہ رُتبہ ہے جو ہیں غلامِ محمدؐ

یہاں پر جو ہے صدقۂ مصطفیٰ ہے
وہاں پر بھی ہوگا نظامِ محمدؐ

دُعا ہے خدا سے کہ ہم عاصیوں کو
ملے حوضِ کوثر سے جامِ محمدؐ

ہو آفاقؔ خوفِ خدا دل میں ہر دم
زباں پر درود و سلامِ محمدؐ

چاند سورج نہ ارض و سما چاہیے
بس مجھے دامنِ مصطفیٰ چاہیے

دل میں ہر لحظہ خوفِ خدا چاہیے
لب پہ ذکرِ شہِ دوسرا چاہیے

سامنے رکھ کے اصحاب کی سیرتیں
زندہ رہنے کا فن سیکھنا چاہیے

جذبۂ عشق شاہِ اُمم ہے جسے
دو جہاں میں اُسے اور کیا چاہیے

آپ ہیں شافعِ روزِ محشر مجھے
آسرا ، اے شہِ انبیا چاہیئے

پر جلیں قدسیوں کے جہاں اُس جگہ
عظمت مصطفیٰ دیکھنا چاہیئے

اُمت مصطفیٰ کا شرف مل گیا
تجھ کو آفاقؔ اب اور کیا چاہیئے

ہر زمانے میں وہ محترم ہو گیا
آپؐ کا جس پہ لطف و کرم ہو گیا

لاکھ سجدوں سے بہتر وہ سجدہ ہے جو
آپؐ کے آستانے میں ضم ہو گیا

نور سے کتنی معمور ہے وہ جگہ
جس جگہ ذکر شاہِ اُممؐ ہو گیا

لذت سوز عشقِ نبیؐ کے طفیل
دور دل سے ہر اک رنج و غم ہو گیا

عرش کیا ، فرش کیا ، شرق کیا ، غرب کیا
سب پہ فیضانِ خیرالامم ہو گیا

سر بلندی اُسے ہر جگہ مل گئی
جس کا سر آپؐ کے در پہ خم ہو گیا

فیض آفاقؔ اشک ندامت کا ہے
دامنِ دل مرا آج نم ہو گیا

الٰہی اوج پر یوں بھی کبھی اپنا مقدر ہو
کہ میرا سر ہو اور سنگ درِ محبوبؐ داور ہو

تمنا ہے کہ گلزارِ مدینہ کا وہ منظر ہو
جہاں ہر لمحہ جیسے سایۂ شاخ گل تر ہو

یہی اک آرزوئے زندگی ہے میرے سینے میں
خدا کا خوف دل میں اور نبیؐ کا نام لب پر ہو

مرے سرکارؐ کا ہر معجزہ دنیا پہ ظاہر ہے
وہ ہو شق القمر یا مٹھیوں میں کوئی کنکر ہو

نبیؐ کی رحمت اللعالمینی کام آتی ہے
جہان آب و گل ہو یا کہ وہ میدان محشر ہو

مرے اللہ ایسا زندگی میں وہ بھی دن آئے
حرم کی سر زمیں ہو اور درود پاک لب پر ہو

یہ دربارِ رسالت ہے یہاں پر سب برابر ہیں
وہ کوئی فاقہ کش ہو یا کوئی گھر کا تونگر ہو

دعا آفاقؔ کی ہے زندگی میں وہ بھی دن آئے
حرم کی شام اور صبح مدینہ کا وہ منظر ہو

یہ زمیں ، آسماں نبیؐ کا ہے
یعنی کہ کل جہاں نبیؐ کا ہے

جس طرف دیکھو ، نور کا جلوہ
ضوفشاں ، ضوفشاں نبیؐ کا ہے

ہم کو معراج سے ملا یہ سبق
کہ مکاں ، لا مکاں نبیؐ کا ہے

اس تصور میں دم نکل جائے
سر مرا ، آستاں نبیؐ کا ہے

ساری دنیا پہ سارے عالم پر
لطف اک بیکراں نبیؐ کا ہے

ہے حقیقت یہی کہ یہ قرآن
ترجماں ، مدح خواں نبیؐ کا ہے

رہنمائی کو تا قیامت ، یہ
اُسوۂ جاوداں نبیؐ کا ہے

کاش محشر میں مجھ کو اے آفاقؔ
سب کہیں نعت خواں نبیؐ کا ہے

کاش کہ اوج پہ یوں اپنا مقدر ہو جائے
خاکِ طیبہ مری پلکوں کو میسر ہو جائے

ذرۂ خاک بھی اک مہر منور ہو جائے
یعنی نگہِ شہِ کونین جہاں پر ہو جائے

اُن کی عظمت کا بیاں ہم سے کہاں ممکن ہے
بوریا جن کے لئے خواب کا بستر ہو جائے

آرزو ہے کبھی اے کاش مرا دیدۂ تر
جلوۂ گنبد خضریٰ سے منور ہو جائے

ایسا لگتا ہے کہ جب جب بھی لیا نامِ نبیؐ
میرا اک ایک نفس جیسے معطر ہو جائے

میرے سرکارؐ کی عظمت کا ، رسالت کا گواہ
چاند ہو جائے کبھی ، مٹھی میں کنکر ہو جائے

ہے دُعا بس یہی آفاقؔ کہ روزِ محشر
سایۂ دامنِ سرکارؐ میسر ہو جائے

مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
مقدر اوج پر ہے اور میں ہوں

تصور میں حرم کا پاک منظر
مری شام و سحر ہے اور میں ہوں

غلاف کعبہ ہے ہاتھوں میں میرے
اب اپنی چشم تر ہے اور میں ہوں

یہ خوش بختی نہیں تو اور کیا ہے
درِ خیرالبشرؐ ہے اور میں ہوں

یہی آئینۂ ایماں ہے اپنا
نبیؐ کا سنگ در ہے اور میں ہوں

عجب آفاقؔ ہے بارانِ رحمت
حرم کی رہ گزر ہے اور میں ہوں

یارَبِّ سَلِّم علیٰ مُصطَفیٰ

ہے اک صبح مکہ کا یہ واقعہ
ہویدا ہوئے سید الانبیاؑ
نویدِ مسیحا ، خلیلی دعا
فرشتوں نے آکر یہ مژدہ دیا
مبارک ہو اے سیدہ آمنہ

یہ ارض و سما اور یہ شام و سحر
یہ شمس و قمر یہ شجر یہ حجر
یہ مشرق یہ مغرب یہ سب بحر و بر
یہ کون و مکاں قصۂ مختصر
ہے سب پرتو نورِ خیر الوریٰ

اندھیرے کو اک روشنی مل گئی
بہاروں کو اک تازگی مل گئی
زمانے کو اک شانتی مل گئی
بس اک ذات کیا آپؐ کی مل گئی

وہ اک معجزہ معجزہ ہو گیا

وہ شانِ رسالت کا معیار ہے
اک اُمّی دو عالم کا سردار ہے
یتیموں کا والی ہے غم خوار ہے
اور اُمت کے غم کا لئے بار ہے

خوشا سیرت پاک ارحم لنا

نظامِ جہاں کیا سے کیا ہو گیا
کہ معبود بس اک خدا ہو گیا
دلوں کو وہ ایماں عطا ہو گیا
اُجالے کا اک سلسلہ ہو گیا

وہ گہوارۂ نورِ غارِ حرا

تمنا ہے دیدارِ طیبہ کریں
درِ پاک پلکوں سے چوما کریں
فرشتے بصد رشک دیکھا کریں
اور ہم مدح سرکارؐ لکھا کریں
یہی زندگی کا ہے بس مدعا

نہ دیدارِ باغِ ارم چاہیے
نہ آفاقؔ جاہ و حشم چاہیے
حضورؐ اک نگاہِ کرم چاہیے
ہمیں بس یہی کم سے کم چاہیے
سوالی ہیں اس در کے شاہ و گدا
یا رب سلّم علیٰ مصطفیٰ

رَبِّ سَلِّم علیٰ رَسُولُ اللّٰہ

رب سلم علیٰ رسول اللہ
یعنی اے صاحبِ شبِ اسریٰ
اے دعائے خلیل کے حاصل
اے نوید مسیح کے حامل
مرحبا ، مرحبا رسول اللہ
رب سلم علیٰ رسول اللہ

تاج والے بھی ہر زمانے کے
ہیں گدا اُن کے آستانے کے
اُن کی نظر کرم کے ہیں محتاج
بندہ و صاحب و غنی تک آج
اے شہِ انبیا رسول اللہ
رب سلم علیٰ رسول اللہ

اے شہِ دین ، آمنہ کے لال
یعنی صادق امین ، نیک خصال
آپ کی ایک ایک پاک نفس
ہے جہاں کے لئے ہدایت بس
مصطفیٰ مصطفیٰ رسول اللہ
رب سلم علیٰ رسول اللہ

اے حبیبِ خدا شہِ لولاک
آپؐ کی ذات کا کسے ادراک
شافع روزِ حشر آپؐ کی ذات
آپ سے سارے اُمتی کی نجات
احمدؐ مجتبیٰ رسول اللہ
رب سلم علیٰ رسول اللہ

خاکِ در سُرمۂ نظر کر لوں
اپنا دامن مراد سے بھر لوں
کاش طیبہ مرا گذر ہو جائے
اور وہی آخری سفر ہو جائے

بس یہی ہے دعا رسول اللہ
ربِّ سلم علیٰ رسول اللہ

جن کی مُٹھی میں کنکری بولے
کلمۂ طیّبہ کا رَس گھولے
جب کبھی لب پہ آئے اُن کا نام
اُن پہ آفاقؔ ہو درود و سلام

ہر ادا معجزہ رسول اللہ
ربِّ سلم علیٰ رسول اللہ

سلام

سلام اُس ذات پر جس نے دیا پیغامِ بیداری
کہ جس کے سایۂ رحمت میں ہے انسانیت ساری

سلام اُس پر جو بیگانے کو بھی اپنا سمجھتا تھا
بُرے لوگوں کو بھی اپنے تئیں اچھا سمجھتا تھا

سلام اُس پر رسولوں میں بھی جو فخر رسولاں ہے
وہ ذاتِ پاک کہ جس پر مری بنیاد ایماں ہے

سلام اُس پر دیا پیغام امن و آشتی جس نے
دیا تھا دُشمنوں کو بھی پیام دوستی جس نے

سلام اُس پر کہ جس کے گھر نہ دولت تھی نہ سرمایا
شکوہِ قیصر و کسریٰ مگر قدموں سے ٹھکرایا

سلام اے سید مرسلؐ ، مکینِ گنبد خضریٰ
شفیعِ روزِ محشر ، رحمتِ عالم ، شہِ بطحا

سلام اُس پر کہ جس کی زندگی درسِ ہدایت ہے
کہ اے آفاؔق جس کا ذکر کرنا اک عبادت ہے

اَلصّلوٰۃ وَالسّلَام

اے امام المرسلیں
اے شفیع المذنبیں
نورِ ایمان و یقیں
رحمت اللعالمیں

آپ ہیں شاہِ رسل
آپ نبیوں کے امام
اے نبی محترم
الصّلوٰۃ و السّلام

آپ کی اک پاک ذات
رونق کل کائنات

عشقِ محمدؐ کی بات
ہوتی ہے وجہِ نجات

لب پہ ذکرِ مصطفیٰ
رات دن ہو صبح و شام
اے نبی محترم
الصّلوٰۃ و السّلام

آپ ہیں اُمّی لقب
آپ ہیں محبوبِ رب
ہو کے رہو با ادب
نامِ محمدؐ لو جب

ہے خدا کے بعد بس
آپ کا اعلیٰ مقام
اے نبی محترم
الصّلوٰۃ و السّلام

اے شہنشاہِ رُسل
آپؐ ہیں مولائے کُل
آپؐ چراغِ سُبل
آپؐ سے ہر جزو کُل

آپؐ ہی کے نور کا
فیض ہے عالم تمام
اے نبیؐ محترم
الصّلوٰۃ و السّلام

مرحبا صلِّ علیٰ
ابتدا از انتہا
آئینہ در آئینہ
پرتو نورِ خدا

آپ کی ہی ذات پاک
یعنی کہ خیر الانام

اے نبیؐ محترم
الصلوٰۃ و السلام

اے شہِ عرب و عجم
گھیرے ہیں آلام و غم
آپؐ کی اُمت ہیں ہم
ایک نگاہِ کرم

حشر میں آفاقؔ کو
ہو عطا کوثر کا جام
اے نبیؐ محترم
الصلوٰۃ و السلام

Wal Fajr

Dr. Afaq Fakhri

ڈاکٹر آفاق فاخری کی تصانیف

۱۔ فکرِ اقبال کے سرچشمے (تحقیقی مقالہ)

انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

۲۔ سُتونِ نعت (تالیف)

زیرِ اہتمام پاکستانی نعت کونسل، کراچی

۳۔ نقدونوا (تنقید)

انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

۴۔ سخن آثار (شاعری)

انعام یافتہ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ

۵۔ انفرادیت کی تلاش (تنقید)

۶۔ والفجر (مجموعۂ نعت)

۷۔ تنقیدی اقدار (تنقید) زیرِ ترتیب